

Kitab Nagri Special

دریاری پر

کتاب نگری اسپیشل

حمہ تنویر

قسط نمبر: 12

عنایہ نے فون کو گھورا اور کال پھر سے کاٹ دی۔ "بہت ہی بد دماغ لڑکی ہے..." رایان فون کو دیکھتا خفگی سے بولا۔ "چلو آفس میں سہی.... کل تمہارا چہرہ دیکھنے والا ہو گا۔" وہ تخیل میں سوچتا لیٹ گیا۔ آنکھیں چھت پر تھیں۔ رایان کے چہرے پر معدوم سی مسکراہٹ تھی جو اگلے لمحے غائب ہو گئی۔ "کیا یہ صحیح ہو گا؟" وہ خود سے استفسار کر رہا تھا۔ "میں کیسے اس کے ساتھ ایڈجسٹ کروں گا.... میں کیوں اسے اپنی زندگی میں لا رہا ہوں۔" وہ بے چینی سے کہتا ہوا اٹھ بیٹھا۔ "رایان چودھری تم شاید بھول بیٹھے ہو.... مجھے شادی نہیں کرنی چاہیے۔" اس نے کھڑے ہوتے ہوئے خود کو سرزنش کی۔ "یہ کیا کر دیا میں نے.... بنا سوچے سمجھے اتنا بڑا قدم اٹھالیا۔" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ٹہلنے لگا۔

Kitab Nagri Special

"مجھے یہ روکنا ہو گا.... ہاں... ایسا ہی کرنا ہو گا مجھے۔" وہ سائیڈ ٹیبل سے سیگرت کی ڈبی نکالتا ہوا بولا۔ "میں شادی نہیں کر سکتا.... ہر گز نہیں۔" اب وہ سیگرت جلا رہا تھا۔ اضطراب بڑھتا جا رہا تھا۔ دھیرے دھیرے سرمئی دھواں کمرے میں پھیلتا جا رہا تھا اور رایان چودھری کا اضطراب کم ہوتا جا رہا تھا۔ "ماما سے بات کرنی ہو گی صبح مجھے...." وہ پاؤں ٹیبل پر رکھتا سیگرت ایش ٹرے میں مسلنے لگا۔ اب وہ دوسری سیگرت جلانے میں محو تھا۔ اس کی عادت کے مطابق رات ایسے ہی بسر ہونے والی تھی۔

"موحد یہ رکھو اپنے پاس...." زین نے اس کی جانب کچھ رقم بڑھائی۔ "کس لیے؟" موحد کو تعجب ہوا۔ "اسلام آباد نہیں جانا تمہیں؟ ماما بتا رہی تھیں کہ چھٹیوں پر جا رہے ہو تم۔" وہ جو والٹ کو دیکھ رہا تھا اب نگاہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگا۔ "جی جانا تو ہے...." اس نے سر ہلایا۔ "ایسے مت دیکھو.... میں پہلی بار تو نہیں دے رہا تمہیں۔" چھوٹے بھائی ہو تم میرے۔" زین نے دونوں ہاتھ اس کے شانے پر رکھے۔ "مگر آپ خفا ہیں مجھ سے...." وہ نادم تھا۔ "ہاں کیونکہ تم نے جو مجھے سب سے عزیز تھی وہی مجھ سے لے لی۔" بولتے بولتے آواز مدہم ہو گئی۔ وہ دکھ میں تھا موحد کو بھی محسوس ہو رہا تھا۔ زین کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے دکھائی دے رہے تھے۔ صاف رنگت مانند پڑ گئی تھی۔ رنگ پیلا ہو چکا تھا۔

Kitab Nagri Special

"مجھے معاف کر دیں.... مگر خدا گواہ ہے میں نے زارا سے بات کی تھی۔ اب اس کی مرضی کے بغیر میں کیسے طلاق دے دوں؟" وہ اس کے ہاتھ پکڑتا ہوا بولا۔ "تم نے اب دشمنی نبھائی ہے مجھ سے.... اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہوں گا۔" وہ اس کے ہاتھ ہٹاتا ناگواری سے بولا۔ "ایسا نہیں ہے.... میں...." وہ بول رہا تھا مگر زین نے اسے ٹوک دیا۔ "بس رہنے دو مجھے کچھ نہیں سننا...." زین اکتا کر بولا۔ "موحد تم نے میری وہ...." زین سے نظر ٹکرائی تو وہ خاموش ہو گئی۔ "کیا؟" موحد نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔ "میں رات کچھ چیزیں لائی تھی... تم نے کہیں رکھ تو نہیں دیں؟" زارا کی نگاہ زین پر تھی جو چہرے پر بیزاری طاری کئے رخ موڑے کھڑا تھا۔

شاید وہ اپنی ناراضگی کا اظہار کر رہا تھا۔ "یہ تمہاری کارٹھیک نہیں.... رکومیں کر دیتی ہوں۔" وہ زین کو جلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتی۔ زین نے ترچھی نگاہوں سے انہیں دیکھا۔ اگلے ہی پل اس نے نگاہ پھیر لی۔ "اپنی یہ بکواس کمرے میں جا کر کرنا.... تم میرے ساتھ چلو مجھے کام ہے۔" زین موحد کی بازو پکڑتا تلملا کر بولا۔ "تمہیں جلن ہو رہی ہے؟" زارا چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہی تھی۔ "مجھے زرہ برابر بھی پرواہ نہیں۔" وہ ہنکار بھر کر کہتا قدم اٹھانے لگا۔ موحد کو ناچار اس کے ساتھ جانا پڑا۔ "میں آکر بتاتا ہوں...." اس نے جاتے جاتے گردن گھما کر ہانک لگائی۔ "ہاں ٹھیک ہے...." زارا زین کے بدلے تیور پر حیران تھی۔ "برداشت تو نہیں ہوا تم سے اسی لئے موحد کو لے گئے اپنے ساتھ...." وہ کہتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔

Kitab Nagri Special

~~~~~

"رایان تم پھر مجھے لے کر ہی نہیں گئے عنایہ کے گھر...." نازیہ کہتی ہوئی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔ رایان کا لقمہ حلق میں اڑ گیا۔ "وہ دراصل...." وہ پانی حلق سے نیچے اتارتا ہوا بولنے لگا۔ "کیا ہوا کوئی مسئلہ ہے؟ مجھے دیکھو میں اب بوڑھی ہو رہی ہوں... مجھ سے نہیں ہوتے کام اس لئے جلدی سے میری بہولے آؤ۔" وہ منہ بناتی ہوئی بولیں۔ "ماما وہ تو ٹھیک ہے... مگر۔" وہ رک کر پیشانی مسلنے لگا۔ "اب کیا پریشانی ہے؟ مجھے بتاؤ تو..." انہوں نے رایان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"ماما میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔" وہ ان سے نظریں ملانے سے گریز برت رہا تھا۔ "پھر کب کرو گے؟ جب میں یہ خواہش اس دنیا سے اپنے ساتھ لے جاؤں گی؟" وہ پہلی بار نازیہ کو غصے میں دیکھ رہا تھا۔ "اللہ نہ کرے.... ماما آپ ایسے کیوں بول رہی ہیں؟" رایان نے کہتے ہوئے نازیہ کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے۔ "میں نے ہمیشہ تمہاری رائے کو تمہاری پسندنا پسند کو ترجیح دی ہے.... اب اگر تم سے کچھ مانگ رہی ہوں تو تم پھر سے پہلے والے رایان بن رہے ہو۔" وہ تاسف سے اسے دیکھ رہی تھیں۔ "آپ جانتی ہیں میں جیسا تھا ویسا ہی ہوں۔" اس نے نگاہیں چرائیں۔ "نہیں.... تم میں واضح بدلاؤ آیا تھا۔ ماں ہوں تمہاری میں... محسوس کیا تھا میں نے مگر آج پھر سے تم وہی سرد اور خشک مزاج رایان بن گئے ہو۔" انہیں رنج پہنچا تھا۔



## Kitab Nagri Special

"ماما بات کو سمجھنے کی کوشش کریں... میں اس کے ساتھ ایڈجسٹ نہیں کر پاؤں گا۔" وہ بے بسی سے گویا ہوا۔  
"تم کیوں نہیں سمجھ جاتے رایان.... اس بات کو ایک عرصہ بیت گیا مگر تم وہیں کے وہیں کھڑے ہو۔ دنیا آگے  
نکل گئی مگر رایان نے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھایا۔" نازیہ نے کہتے ہوئے رخ موڑ لیا۔ "شاید آپ درست  
کہہ رہی ہیں... رایان کبھی آگے بڑھ ہی نہیں پایا۔ وہ رات نہ میں کبھی بھول پایا نہ اپنا ماضی۔" وہ کہتا ہوا کھڑا ہو  
گیا۔ "اس کا مطلب ہے ساری زندگی تنہا بسر کرو گے؟ میں اپنے دل سے تمہاری شادی کا خواب مٹا دوں؟" نازیہ  
نے اسے جاتے دیکھا تو بول اٹھی۔ "شاید...." وہ بس اتنا بول کر باہر نکل گیا۔

"پتہ نہیں میرا بیٹا کبھی وہ دکھ بھول بھی پائے گا کہ نہیں... وہ غم آنکھوں کو دوپٹے سے صاف کرتی ہوئی  
بولیں۔ "میرے رایان کی خوشیاں بھی روٹھ گئیں ہیں۔ لیکن ایسے تنہا رہنے سے تم کبھی ایک نارمل زندگی نہیں  
گزار سکو گے۔ اس بار تمہیں میری بات ماننی ہوگی۔ یہی بہتر ہے تمہارے حق میں۔" وہ حتمی انداز میں کہتی  
ڈائمنگ ٹیبل کو دیکھنے لگی جہاں ناشتہ ویسے کا ویسا ہی پڑا تھا۔

www.kitabnagri.com

~~~~~

"ماما میں سوچ رہا ہوں حور سے نکاح کر لوں...." وہ لیپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھ رہا تھا۔ "یہ تو بہت اچھی بات
ہے... تمہاری پھوپھو تو خوشی خوشی راضی ہو جائیں گیں۔" صدف آج کچھ زیادہ ہی خوش تھی۔ "جی... مجھے لگتا
ہے کہ اب آگے بڑھ جانا چاہیے مجھے۔" اس نے چہرہ اٹھا کر صدف کو دیکھا۔ "بلکل درست فیصلہ لیا ہے تم

Kitab Nagri Special

نے..... میں تو خود تمہاری خوشیاں دیکھنے کو بے تاب ہوں۔ "صدف نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ "زارا موحد کے ساتھ جائے گی نہ؟" زین نے نگاہیں پھر سے اسکرین پر مرکوز کر لیں۔ "ہاں دونوں کو بھیجوں گی.... وہ یہاں اکیلی کیا کرے گی۔" وہ کہتی ہوئی ٹیبل صاف کرنے لگی۔

"جی ٹھیک کہہ رہی ہیں.... ویسے بھی میں اس کی شکل دیکھنے کا روادار نہیں اب۔" وہ حقارت سے کہتا کھڑا ہو گیا۔ زین لیپ ٹاپ پکڑے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔ زارا آنکھوں میں تھیر لئے اسے دیکھ رہی تھی۔ "میری بلا سے جس کے ساتھ مرضی رہو تم...." وہ زارا کے پاس آتا ہوا بولا۔ زارا ریلنگ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔ زین کہہ کر رکنا نہیں اور سرعت سے اوپر چلا گیا۔ "یہ کیا.... زین حور سے نکاح کرنے والا ہے۔ اگر میں موحد کے ساتھ چلی گئی تو سب خراب ہو جائے گا...." وہ بڑبڑاتی ہوئی تیز تیز چلنے لگی۔ "زارا یہاں آؤ تم سے بات کرنی ہے مجھے...." صدف کی نگاہ زارا سے ٹکرائی تو بولنے لگی۔ "ابھی نہیں...." وہ کہتی ہوئی باہر نکل گئی۔ "اس لڑکی کا کچھ پتہ نہیں چلتا...." صدف نے نخوت سے سر جھٹکا۔ "موحد... مجھے بات کرنی ہے تم سے۔" وہ گاڑی کے پاس آتی ہوئی بولی۔ موحد نے اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ "کیا بات کرنی ہے؟" وہ اسے بیٹھتے دیکھ بولا۔ "میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی.... تم رات مجھے بتا رہے تھے نہ اپنے ٹرپ کے بارے میں۔" زارا کی سانس پھولی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri Special

"تو آپ یہاں کیا کریں گیں؟ جب میں وہاں رہوں گا..." وہ حیران ہوا۔ "میں نہیں جانا چاہتی تمہارے ساتھ...." اس نے نگاہیں پھیرتے ہوئے رخ موڑا۔ "مگر وجہ کیا ہے؟ میری بیوی ہونہ تم تو پھر یہاں کیوں رہنا ہے؟" اسے اب غصہ آنے لگا تھا۔ "میری مرضی شامل نہیں اس میں۔ مجھے پی ایچ ڈی کرنی ہے۔" اس نے بہانہ بنایا۔ "میرا خیال ہے کہ اسلام آباد میں بھی یونیورسٹیز ہیں۔ اگر تمہارا ارادہ صرف یہی ہے تو وہاں سے بھی کر سکتی ہو۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا۔ "مطلب کیا ہے تمہارا...." زارا برہمی سے بولی۔ "مطلب تو تم سمجھاؤ گی.... میں تنگ آگیا ہوں تمہاری اس عجیب سی فطرت سے۔ زین کے سامنے تم محبت سے پیش آنے لگتی ہو۔ جب وہ نہ ہو تو بس جھگڑنا ہوتا ہے تمہیں۔ میرے سوا ہر شخص کے لیے تمہارے پاس ٹائم ہے۔ میں کچھ کروں تو وہ بھی تمہیں برا لگتا ہے۔ آخر چاہتی کیا ہو تم؟" موحد نے کہتے ہوئے سٹیرنگ پر ہاتھ مارا۔

"مجھے اسی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کرنی ہے جہاں سے میں نے ماسٹر مکمل کیا ہے۔ اور رہی بات تمہاری.... تو مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ۔ اور جو تم ڈنر وغیرہ پلان کرتے ہو میرے لئے مت کیا کرو۔ مجھے نہیں پسند۔" زارا کے چہرے پر ناگواری تھی۔ "تو پھر میرے ساتھ رہنے کا مطلب؟" موحد نے اس کی بازو پکڑی۔ "مجھ سے یہ جاہلوں والا سلوک مت کیا کرو.... تمہارے ہر سوال کا جواب دینے کی پابند نہیں ہوں میں۔" زارا نے گھورتے ہوئے اس کا ہاتھ جھٹکا۔ "تو پھر بہتر ہو گا تم اپنے باپ کے گھر چلی جاؤ.... کیونکہ مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں۔" اس نے ہاتھ سے جانے کا اشارہ کیا۔ "مجھے جہاں جانا ہو گا چلی جاؤں گی.... تمہیں بتانے کی ضرورت

Kitab Nagri Special

نہیں۔ "وہ کلس کر کہتی باہر نکل گئی۔" اب تو کچھ کرنا ہی ہو گا اس رشتے کا... "وہ زار کو اندر جاتے دیکھ بولا۔
"اس طرح سے خود کو ذہنی اذیت میں مبتلا نہیں رکھنا مجھے۔" وہ نفی میں سر ہلاتا گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔

~~~~~

"کیا ہوا؟ اداس لگ رہی ہو۔" عروہ گاڑی کا دروازہ بند کرتی ہوئی بولی۔ "دکھ ہے بس...." عنایہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ "انگوٹھی واپس کرنے کا؟" عروہ کی نگاہیں سڑک پر تھیں۔ "نہیں... رایان چودھری کو ہاں کہنے کا۔ معلوم نہیں اب کیسے سامنا کروں گی اس کا۔" اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ "کھا تو نہیں جائے گا تمہیں..." وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی۔ "بات کھا جانے کی نہیں... بات اس ہتک آمیز رویے کی ہے جو وہ انسان مجھ سے رکھتا ہے۔ میری انا کا مسئلہ تھا۔ یا شاید ہم دونوں کی۔ کسی ایک کو تو شکست ہونا ہی تھی۔" وہ دھیرے سے بولی۔ "تم مت سوچو ایسا... ہو سکتا ہے اب وہ ایسا نہ کرے۔" عروہ کو عنایہ پر ترس آ رہا تھا۔

"اب کیوں؟ وہ ایک نہایت بد تمیز اور بد دماغ انسان ہے۔ اور یہ رشتہ پسندیدگی پر مبنی نہیں۔" وہ خفا خفا سی کہتی بیگ سے فون نکالنے لگی۔ "اچھا یہ بتاؤ آج بات نہیں ہوئی تمہاری اس سے؟" وہ سپیڈ کم کرتی متحسّس سی اسے دیکھنے لگی۔ "نہیں... مجھے بھی حیرانی ہوئی۔ وہ آفس آیا تھا مگر اس نے بلایا نہیں مجھے۔" وہ متعجب سی کہتی اسے دیکھنے لگی۔ "عجیب بندہ ہے ویسے... عروہ نے جھر جھری لی۔" ہاں بہت عجیب.... ویسے میرے سر پر سوار رہتا ہے اور اب بالکل بے نیاز ہو کر گھوم رہا۔" وہ فون پر انگلیاں چلا رہی تھی۔ "اچھا چھوڑو اسے.... میں تمہیں



## Kitab Nagri Special

اچھی سی کافی پلاتی ہوں۔ فریش ہو جاؤ گی۔" وہ گاڑی ریسٹورنٹ کے باہر روکتی ہوئی بولی۔ عنایہ نے سر اثبات میں ہلا کر حامی بھری۔

~~~~~

"کھانا کیوں نہیں کھا رہے؟" وہ دروازہ کھول کر اندر آئیں۔ "دل نہیں کر رہا..." رایان کش لیتا ہوا بولا۔ "اسے چھوڑو تو بھوک محسوس ہو تمہیں...." وہ خفا خفا سی کہتی اس کے پاس آگئیں۔ "یہ تو بس شوق ہے...." اس نے ہاتھ میں پکڑے سیکرٹ کو دیکھا۔ "صحت کے لئے نقصان دہ ہے یہ...." نازیہ نے اس کے ہاتھ سے سیکرٹ لینا چاہا۔ رایان نے نفی میں سر ہلایا۔ "پھر کب لے جا رہے ہو مجھے عنایہ کے گھر...." وہ چلتی ہوئی اس کے بیڈ کے پاس آگئیں۔ "فحالی تو ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتا میں۔" رایان کی نگاہیں نازیہ پر تھیں۔ "اگر تم نہیں لے گئے تو میں خود چلی جاؤں گی.... پھر ناراض مت ہونا کہ آگاہ نہیں کیا۔" وہ بیڈ سے تولیہ اٹھا رہی تھیں۔ "ماما مجھے نہیں کرنی ابھی...."

www.kitabnagri.com

"رایان اب بس بھی کرو.... ماضی سے نکل آؤ۔ اگر تم نے انکار کیا تو میں دوبارہ کبھی تم سے بات نہیں کروں گی۔" وہ تولیہ الماری میں رکھتی دروازے کی سمت بڑھ گئیں۔ رایان خاموش رہا۔ "اور تم جانتے ہو مجھے اچھے سے...." وہ جتانے والے انداز میں کہتی نظروں سے اوجھل ہو گئیں۔ رایان کے چہرے پر غیض نمایاں تھا۔

Kitab Nagri Special

اس نے غصے سے سیکرٹ ایش ٹرے میں مسل دیا۔ "ماما کو ہاں بولنا ہی نہیں چاہیے تھا.... کیا مصیبت گلے ڈال لی ہے تم نے رایان چودھری۔" وہ خود کو کوستانون اٹھانے لگا۔

~~~~~

آسمان آج سیاہ بادلوں سے لبریز تھا۔ جن میں چمکتی بجلیاں منظر کو دلکش بنا رہی تھیں۔ یہ گھنے تاریک بادل کسی گھن گرج کی نوید سنارہے تھے۔ افتخار ہاؤس کے ڈرائیونگ روم سے اندر جائیں تو صدف ٹہلتے ہوئے دکھائی دے رہی تھی۔ "اس بات کا آخر مطلب کیا ہے؟" وہ کافی دیر بعد گویا ہوئی۔ "یہ آپ زارا سے ہی پوچھیں۔" موحد نے بے رخی سے کہتے ہوئے رخ پھیر لیا۔ "اس لڑکی کے ارادے مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے..." صدف کھڑکی سے باہر جھانک رہی تھی۔ "اب تو مجھے بھی یہی اندیشہ ہے...." موحد نے تائید کی۔ صدف کسی گہری سوچ میں دکھائی دے رہی تھی۔ بارش کی ایک بوند شیشے پر آگری۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کسی نے اس قطرے کو زور سے پٹھا ہو۔

www.kitabnagri.com

"تم زارا کو بلاؤ.... آج صاف صاف بات ہو جائے۔" صدف کھڑکی کے آگے پردے گراتی ہوئی بولی۔ "جی اچھا...." وہ زارا کو بلانے کی غرض سے وہاں سے نکل گیا۔ "اب تو زین بھی آگے بڑھ رہا ہے.... ایسے میں اس لڑکی کا یہاں رہنا کسی طور بھی مناسب نہیں۔" وہ پر سوچ انداز میں کہتی نفی میں سر ہلانے لگی۔ "جی کیا کام ہے؟" زارا اندر آتی بیزار سے بولی۔ "تم موحد کے ساتھ اسلام آباد جا رہی ہو۔" صدف نے مضبوط لہجے میں

## Kitab Nagri Special

حکم صادر کیا۔ "میں موحد کو بتا چکی ہوں...." زار نے شانے اچکائے۔ "اور میں تمہیں بتا رہی ہوں۔" وہ کہتی ہوئی زار کے عین مقابل آگئی۔ "مجھے نہیں جانا.... اور کوئی زبردستی نہیں کر سکتا میرے ساتھ۔" وہ احتجاجاً گویا ہوئی۔ "اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو میرے ساتھ اسلام آباد جانا ہو گا ورنہ اپنا سامان اٹھا کر اپنے گھر جاسکتی ہو تم۔" موحد کہتا ہوا صوفے پر جا بیٹھا۔ زار نے پلٹ کر موحد کو دیکھا جس کے آج تیور ہی تغیر تھے۔ "کیا کہنا چاہتے ہو تم؟" وہ تنک کر کہتی باری باری صدف اور موحد کو دیکھنے لگی۔

"مطلب صاف ہے۔ بیوی تم موحد کی ہو اس لئے اس کے ساتھ جاؤ گی۔ اگر نہیں تو طلاق کے پیپر زمل جائیں گے تمہیں۔" صدف کہہ کر مسکرانے لگی۔ "ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ اور میں یہاں ہی رہوں گی۔" زار کا انداز چیلنج کرنے والا تھا۔ "زین کی خاطر؟" وہ کہتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ "فضول مت بولو...." زار اپنے راز افشا ہونے پر تلملا اٹھی۔ "فضول باتیں تم کر رہی ہو.... لڑکی وہیں رہتی ہے جہاں اس کا شوہر ہو۔" صدف کہتی ہوئی فون اٹھانے لگی۔ "مجھے نہیں جانا تو پھر کیوں زبردستی کر رہے ہیں آپ دونوں؟" زار نے موحد کو گھورا۔ "تمہاری ماں کو فون کر رہی ہوں.... آکر لے جائے تمہیں۔" صدف نے کہتے ہوئے فون کان سے لگایا۔ زار کا منہ کھل گیا۔ "یہ کیا کر رہی ہیں آپ...." وہ صدف کے ہاتھ سے فون چھیننا چاہتی تھی مگر موحد دونوں کے بیچ حائل ہو گیا۔ سرفنی میں حرکت کر رہا تھا۔ "موحد میں تمہیں بخشوں گی نہیں...." زار کا بس نہیں چل رہا تھا اسے شوٹ

## Kitab Nagri Special

کردیتی۔ "اپنے باپ کے گھر جا کر کرو جو کرنا ہے...." موحہ نے ہنکار بھرتے ہوئے چہرہ بائیں جانب موڑ لیا۔  
زارا کو اب اپنی شکست دکھائی دینے لگی تھی۔

~~~~~

وہ نجانے کب سے یونہی کھڑکی کے سامنے کھڑی تھی۔ چہرے پر سنجیدگی طاری تھی۔ ہاتھ میں پکڑافون کب سے رنگ کر رہا تھا جسے وہ ممکنہ حد تک نظر انداز کر رہی تھی۔ "یہ انسان میری سوچ سے بھی زیادہ ڈھیٹ ہے...." عنایہ نے اسکرین پر نظر آتے رایان کے نام کو دیکھا۔ "جی فرمائیں کون سی مصیبت آن پڑی ہے۔" وہ فون کان سے لگاتی تپ کر بولی۔ "میں تمہارے گھر کے باہر ہوں... اب جلدی سے آؤ باہر۔" وہ عنایہ کی بات کو نظر انداز کرتا اپنی ہی رو میں بولا۔ "یہ کیا بکواس ہے؟" عنایہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔ "ابھی کے ابھی باہر آؤ تم.... مجھے بات کرنی ہے تم سے۔" وہ تحکم سے بولا۔ "میں نہیں آرہی.... یہ شریفوں کا گھر ہے، یہاں یہ سب نہیں ہوتا۔ اس لئے بہتر ہو گا واپس چلے جائیں۔" وہ کھڑکی سے باہر جھانک رہی تھی۔ مگر رایان اسے دکھائی نہ دیا۔

"سوچ لو...." وہ مسکرایا۔ "اس میں سوچنا کیا ہے؟ ہمارے یہاں معیوب سمجھا جاتا ہے اسے۔ اس لئے اپنے گھر جائیں... صبح آفس آنا ہے میں نے۔ جو بات کرنی ہو تب کرنا۔" وہ کہتی ہوئی برش اٹھانے لگی۔ "ٹھیک ہے تو پھر میں تمہاری ماما کو فون کر کے بولتا ہوں کہ عنایہ نے مجھے اس وقت ملنے کے لیے بلایا ہے۔ اس کے بعد وہ خود

Kitab Nagri Special

تمہیں بھیج دیں گی میرے پاس۔" وہ معنی خیزی سے بولا۔ "آپ پاگل ہیں.... ایسا کچھ نہیں کریں گے آپ۔" عنایہ اچھل پڑی۔ "اگر چاہتی ہو ایسا نہ کروں تو جلدی آؤ... مجھے واپس بھی جانا ہے اور موسم کے ارادے بھی کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے۔" وہ گاڑی سے باہر آسمان کو دیکھ رہا تھا۔ "اچھا آتی ہوں...." وہ برش بیڈ پر اچھالتی تیزی سے چلنے لگی۔ "ماما کو تو مجھ پر اعتبار ہی نہیں ہے.... اس بندے نے کچھ بھی التاسیدھا بولا تو فوراً مان جائیں گیں...." وہ مدھم آواز میں خود کلامی کرتی چل رہی تھی۔ عنایہ گیٹ سے باہر نکلی تو سامنے رایان گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ بلیک ٹراؤزد کے ساتھ بلیک شرٹ پہنے، فون کان سے لگائے ہوئے تھا۔ عنایہ کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

رایان کے لبوں پر مسکراہٹ ریگ گئی۔ "کیا بات کرنی ہے؟" وہ کہتی ہوئی اس کے سامنے آگئی۔ "سوری بولو مجھے...." وہ جیب میں ہاتھ ڈالتا سیدھا ہو گیا۔ "کس بات کے لیے؟" عنایہ نے اسے گھورا۔ "اچھے سے جانتی ہو کس بات کے لئے..." وہ جتا رہا تھا۔ "نہیں بولوں گی...." عنایہ نے سینے پر ہاتھ باندھے۔ سر پر سیاہ چادر اوڑھ رکھی تھی۔ "ویسے اچھا لگایہ انگلی خالی دیکھ کر...." رایان کی نگاہیں اس کے ہاتھ پر تھیں۔ عنایہ نے نگاہ جھکا کر اپنا ہاتھ دیکھا پھر چہرہ اوپر کرتی اسے دیکھنے لگی۔ "ہو گئی بات؟ اب جائیں یہاں سے۔" وہ ہاتھ سے اشارہ کرتی ہوئی بولی۔ "اگر تم سوری نہیں بولو گی تو میں اپنی ماما کو بھی نہیں بھیجوں گارشتے کے لیے۔" وہ برامان گیا۔ "نہ بھیجیں.... آپ کے پاؤں میں نہیں گرنے والی میں اس بات پر۔" وہ تنک کر بولی۔ چار سو سیاہی پھیلی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri Special

عناہ کے چہرے پر معدوم سی روشنی آرہی تھی۔ رایان نے اس نیم تاریکی میں اس کا چہرہ دیکھنا چاہا۔ "تو تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ احمر تمہیں اب اپنالے گا؟ میرے کہنے پر تمہاری ماں اس کے منہ پر انگوٹھی مار کر آئی تھی۔" وہ یاد دہانی کرواتا چلتا ہوا اس کے دائیں جانب آکھڑا ہوا۔ عناہ نے رخ موڑ کر اسے دیکھا۔ "دنیا کی آبادی میں صرف آپ دونوں کا شمار مردوں میں نہیں ہوتا.... بہت سے لوگ ہیں اور بہت سے مل جائیں گے مجھے۔" وہ براہ راست اس کی آنکھوں میں جھانکتی ہوئی بولی۔ "شادی کے بعد کافی اونچ نیچ ہو سکتی ہے ایسے تو...." اس نے سر د آہ بھری۔

"میں جارہی ہوں اندر...." وہ اسے نظر انداز کرتی قدم اٹھانے لگی۔ رایان لب دباؤ اسے جاتا دیکھنے لگا۔ عناہ گیٹ کے وسط میں رک کر اسے دیکھنے لگی جس کی نگاہیں اسی پر تھیں۔ رایان دھیرے سے مسکرایا۔ عناہ نے جھر جھری لی اور گیٹ بند کر دیا۔

"ٹھیک ہے پھر بڑھتے ہیں آگے...." وہ مسکراتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا۔

www.kitabnagri.com

~~~~~

"کیا ہوا اتھارات؟" صدیق اس کے کمرے میں آتے ہوئے بولے۔ "بابا ان لوگوں کا دماغ خراب ہے...." وہ بکھرے بال سمیٹتی ہوئی بولی۔ "لیکن پھر بھی زارا ایسا کیا مسئلہ ہوا کہ رات گئے تمہیں بھیج دیا۔" شائلہ صدیق کے عقب سے نمودار ہوئی۔ "وہ چاہتے ہیں میں موحد کے اسلام آباد چلی جاؤں...." وہ کمبل پرے کرتی سیلپر

## Kitab Nagri Special

پہننے لگی۔ "تو کیا مسئلہ ہے اس میں؟" صدیق الجھ کر اسے دیکھ رہے تھے۔ "مجھے نہیں جانا...." زار نے منہ بسورا۔ "ایسا کیوں؟" شائلہ کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ "تمہیں اسلام آباد پسند ہے پھر جانے میں کیا قباحت؟" اب کہ صدیق بھی تشویش سے بولے۔ "مجھے پی ایچ ڈی کرنی ہے یہیں سے...." وہ صدیق صاحب کو بازو سے پکڑتی صوفے پر بٹھانے لگی۔ "مگر تمہیں موحد کے ساتھ جانے پر اعتراض کیوں ہے؟" شائلہ نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ "نہیں جانا تو مطلب نہیں جانا.... میرے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں آپ سب۔" وہ برہمی سے کہتی کھڑی ہو گئی۔

"اس لئے تاکہ تم کچھ غلط نہ کر جاؤ.... زارادیکھو یہاں اکیلے رہنے کا کوئی جواز نہیں بتا.... تمہارے سسرال والوں کا فیصلہ بالکل درست ہے۔ تم چلی جاؤ موحد کے ساتھ۔" شائلہ اسے شانوں سے پکڑتی ہوئی بولی۔ "آپ میری ماں نہیں ہیں.... اس لیے کوشش بھی مت کریں۔ جب میں نے کہہ دیا کہ نہیں جانا تو پھر؟ میں یہاں بھی رہ سکتی ہوں اپنے بابا کے گھر۔" وہ شائلہ کے ہاتھ ہٹاتی برہمی سے بولی۔ شائلہ خود میں سمٹ گئی۔ چہرے پر ندامت نے ڈیرے جما لیے۔ "زارا.... سنجھل کر۔" صدیق کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ "بابا کیوں سب مجھ پر اپنی مرضی مسلط کر رہے ہیں؟" وہ سوالیہ نظروں سے صدیق کو دیکھ رہی تھی۔ "کوئی نہیں کر رہا ایسا.... اس موضوع پر ہم بعد میں بات کریں گے۔" وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولے۔

## Kitab Nagri Special

"میں ناشتہ لگاتی ہوں...." شائلہ دھیرے سے کہتے ہوئے باہر نکل گئی۔ "تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا...." شائلہ نے ہمیشہ تمہیں عظمیٰ کی طرح پیار کیا ہے۔ "وہ تاسف سے اسے دیکھ رہے تھے۔" وہ بار بار میری زندگی میں مداخلت کرتی ہیں.... آپ جانتے ہیں مجھے نہیں پسند یہ۔ "وہ خفگی سے کہتی ڈریسنگ کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ "شام میں بات کریں گے اس موضوع پر.... اور خیال رہے اب ایسی کوئی بات نہ ہو۔" وہ تنبیہ کرتے کمرے سے چلے گئے۔ "اگر میں اسلام آباد چلی اور زین نے حور سے نکاح کر لیا تو...." اس سے آگے وہ سوچ نہ سکی۔ سرنفی میں حرکت کر رہا تھا۔ "زین اپنی زندگی میں خوش رہے گا اور میں.... میں ساری زندگی کیسے موحد کے ساتھ گزاروں گی؟ نہیں... میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔" وہ کچر اٹھاتی بال باندھنے لگی۔

"شائلہ وہ بچی ہے.... تم تو سمجھداری کا مظاہرہ کرو۔" صدیق سے شائلہ کے آنسو مخفی نہ رہ سکے۔ "نہیں... بس دل بھر آیا...." شائلہ آنکھیں صاف کرنے لگی۔ "میں جانتا ہوں تمہیں بھی اور اسے بھی۔ وہ بس غصے کی تیز ہے تم برا مت مانو...." وہ شائلہ کے شانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔ "میں تو بس چاہتی ہوں وہ اپنے گھر میں خوش رہے۔ جو وہ کر رہی ہے ایسے تو کبھی خوشحال زندگی نہیں گزار سکتی۔ وہ موحد کو لے کر سنجیدہ ہی نہیں ہے۔" وہ متفکر سی بولیں۔ "میں بھی جانتا ہوں.... مگر تم واقف ہو اس کی فطرت سے۔ اسے اپنی مرضی سے کام کرنے کی عادت ہے۔" صدیق صاحب نے شانے اچکائے۔ "بہت سی باتیں مجھ تک پہنچتی ہیں مگر میں آپ



## Kitab Nagri Special

کو بتاتی نہیں ہوں۔ زار اسار اسار ادن گھر سے باہر رہتی ہے۔ موحد کے لئے اس کے پاس وقت ہی نہیں ہوتا۔ " وہ چہرہ جھکا کر مدھم آواز میں بولیں۔ "کہنا کیا چاہتی ہو؟" وہ غصے میں آگئے۔

" موحد کی جانب سے ایسی ہی شکایات ملی ہیں اور اب بھی دیکھ لیں.... اس کے ساتھ جانے پر رضامند نہیں.... جبکہ اس کی پسندیدہ جگہ ہے وہ۔ "وہ ہچکچا کر کہتی انہیں دیکھنے لگی۔ "اگر اس کا شوہر اسے محبت دے تو میرا نہیں خیال کہ وہ اسے چھوڑ سکتی ہے۔ شائلہ سب تمہارے جیسے نہیں ہوتے.... کہ شوہر کی اتنی محبت کے بعد بھی اسے چھوڑ دے۔ "وہ چباچبا کر بولے۔ شائلہ کو اپنا آپ زمین میں گڑھتا محسوس ہو رہا تھا۔ "میری بیٹی تمہاری جیسی نہیں ہے.... ہو ہی نہیں سکتی۔ یقیناً موحد کی جانب سے کوتاہیاں ہوں گی۔ اسے محبت نہیں ہوگی زار اسے تبھی زار کا رویہ ایسا ہے۔ اب وہ خود کیوں بتائے گا اس طرح کی باتیں؟" وہ سوالیہ نظروں سے دیکھتے صوفے پر براجمان ہو گئے۔ "میرا وہ مطلب نہیں تھا...." شائلہ بمشکل بول پائی۔ "اگر موحد اس کے ساتھ اچھا نہیں تو میں خود یہ رشتہ ختم کر دوں گا.... میں اپنی بیٹی کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں بس۔" وہ حتمی انداز میں کہتے اخبار دیکھنے لگی۔ "جی ٹھیک ہے.... جیسے آپ کو مناسب لگے۔"

وہ ڈبڈباتی نگاہیں جھکاتی ہوئی وہاں سے چلنے لگی۔ شائلہ نے دروازے کو لاک کر لیا۔ اشکوں کی رفتار تیز ہو گئی۔ وہ دروازے سے ٹیک لگائے کھڑی تھی۔ "کیا صدیق کے دل میں میرے لئے یہ سب ہے؟" وہ سوسوس کر تی ہوئی بولی۔ "کیا وہ مجھے اتنا برا سمجھتے ہیں؟ اگر اپنے شوہر کو چھوڑ دیا تو ایسا کون سا گناہ کر دیا میں نے؟...." وہ بولتی

## Kitab Nagri Special

ہوئی زمین پر بیٹھ گئی۔ "مجھے محبت نہیں تھی اس انسان سے.... تو میں کیسے رہتی اس کے ساتھ؟" آواز دھیرے دھیرے مدھم ہوتی جا رہی تھی۔ "کیا غلط کیا میں نے بتائیں؟" وہ صدیق سے مخاطب تھی۔ "آپ کی محبت میں چھوڑا تھا اسے.... اور تب تو ایسے خیالات نہیں تھے آپ کے۔ تب تو آپ کو میں بہت اچھی لگتی تھی میرے فیصلے پر فخر تھا آپ کو...." وہ ماضی کے ورق پلٹنے لگی۔ "مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ ایسا کریں گے میرے ساتھ.... یوں مجھے ایک گالی بنا دیں گے۔" شائلہ نے آنکھیں زور سے میچ لیں۔

"تمہیں اس سے محبت نہیں تو چھوڑ دو نہ.... میں تمہیں خوش رکھوں گا۔ اس کے پاس ہے ہی کیا جو تمہیں دے۔" صدیق اسے جھنجھوڑتا ہوا بولا۔ "تم ٹھیک کہہ رہے ہو.... میں اس کے ساتھ کبھی خوش نہیں رہ سکتی۔" شائلہ اسے دیکھتی نفی میں سر ہلانے لگی۔ "ہاں بالکل... بس جتنی جلدی ہو سکے اس سے طلاق لے لو.... مجھے شائلہ ہی چاہیے کوئی اور نہیں۔"

www.kitabnagri.com

شائلہ نے آنکھیں کھول دیں۔ "آپ ہی نے مجھے حوصلہ دیا تھا مجھے اکسایا تھا ایسا کرنے پر...." وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ "اور آج آپ ہی برا بنا رہے ہیں مجھے...." بولتے بولتے اس کی ہچکی بندھ گئی۔ شائلہ اب خاموشی سے سسکیاں لے رہی تھی الفاظ شاید دم توڑ چکے تھے۔

~~~~~

Kitab Nagri Special

"پھر آپ کب آرہے ہیں عنایہ کا رشتہ لینے؟" صدف فون کان سے لگے بول رہی تھی۔ "مجھے اب رشتہ نہیں کرنا عنایہ سے۔" وہ چیئر گھماتا ہوا بولا۔ "مگر کیوں؟" صدف کا منہ کھل گیا۔ "آپ کی بیٹی کا دماغ ساتویں آسمان پر ہے.... مجھے ایسی لڑکی نہیں چاہیے۔" وہ منہ بناتا ہوا بولا۔ "لیکن میں نے آپ کے کہنے پر احمر سے منگنی ختم کی اور اب آپ...." صدف کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا بولے اب۔ "میں نے آپ سے کہا تھا جلدی کریں.... مگر آپ نے اتنا وقت لگا دیا۔ اب میرا موڈ بدل گیا ہے۔ مجھے عنایہ پسند نہیں اب۔" وہ ایک ہاتھ جیب میں ڈالتا کھڑا ہو گیا۔ "ایسے تو مت کہیں.... میں کیا جواب دوں گی عنایہ کو؟" صدف کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ "وہ آپ کا مسئلہ ہے...." وہ بے نیازی سے بولا۔ "لیکن اب.... کیوں انکار کر رہے ہیں آپ؟ اب تو عنایہ بھی مان گئی ہے۔" صدف کو اپنے خواب بکھرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

"اگر آپ نے اپنی بیٹی کا دماغ درست رکھا ہو تا تو آج یہ نوبت نہ آتی.... مجھے دیر ہو رہی ہے۔" رایان نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔ سامنے عنایہ کھڑی اسے گھور رہی تھی۔ "کیا چل رہا ہے آپ کے دماغ میں؟" وہ تفتیشی انداز میں اسے دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں اس سے مطلب...." وہ ہنکار بھر کر کہتا اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ "اگر رشتہ نہیں کرنا تھا تو پھر میری منگنی کیوں ختم کروائی؟" وہ کہتی ہوئی آگے بڑھی۔ "میرا موڈ نہیں اب...." وہ لا پرواہ بنا بیٹھا تھا۔ عنایہ کا منہ کھل گیا۔ "آپ کے لئے مذاق ہے یہ سب؟" نجانے کیوں اسے غصہ آنے لگا۔ "بلکل...." وہ اسے تپانے کے موڈ

Kitab Nagri Special

میں تھا۔ "شرم تو بالکل نہیں آتی نہ آپ کو...." وہ کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ "اپنی حد میں رہو تم.... اور جو کام ہے وہ کرو۔" وہ برہم ہوا۔ عنایہ اس کے بدلے تیور پر حیران تھی۔ "ٹھیک ہے.... مجھے بھی کوئی شوق نہیں آپ کے منہ لگنے کا۔" وہ فائنل اٹھاتی حقارت سے بولی۔ "یہ تو وقت بتائے گا...." وہ مسکراتا ہوا خود کلامی کرنے لگا۔

~~~~~

"کیسے ہیں آپ؟" وہ مسکرا کر کہتا سٹول پر بیٹھ گیا۔ "جانتا ہوں کیسی طبیعت ہے آپ کی...." زین کو معلوم تھا کہ دوسری جانب سے جواب نہیں آئے گا اس لئے خود ہی جواب دینے لگا۔ "میں حور سے شادی کر رہا ہوں...." بولتے بولتے سر جھک گیا۔ "تب شاید زار کو مجھ سے دور ہونے کا احساس ہو۔ مہ... میں نے بہت سعی کی۔" بولتے بولتے آواز بھر گئی۔ آنکھیں نمکین پانیوں سے جھلملانے لگیں۔ ایک لمحے کے لئے وہ خاموش ہوا۔ "مگر اس نے انکار کر دیا۔ آپ کے زین کے منہ پر جواب مارا...." اس نے سر اٹھا کر سانس اندر کھینچا۔ "اب میں صحیح معنوں میں بدلہ لوں گا.... پہلے تو سوچا تھا کہ تھوڑے سے وقت کے لئے سزا دوں گا مگر اب....." گرم سیال مادہ اس کے رخسار کو تر کر رہا تھا۔ اس نے ان کے ضعیف چہرے کو دیکھتے ہوئے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"اب میں ہمیشہ کے لئے اس سے دور ہو جاؤں گا تا کہ یہ سزا اس کا مقدر بن جائے۔ میں بھی اسے تڑپتے سسکتے دیکھنا چاہتا ہوں۔" آنکھوں سے نفرت کے شعلے اٹھ رہے تھے۔ "عنایہ بھی خوش نہیں رہتی اب.... میں بھی



## Kitab Nagri Special

خوش نہیں ہوں۔ "وہ دھیرے سے منمنایا۔ "سیکڑ کی عادت بھی پختہ ہو رہی ہے.... رہا نہیں جاتا اس کے بغیر۔" وہ کسی چھوٹے بچے کی مانند ان سے اپنا حال دل بیان کر رہا تھا۔ "باقی آپ کے لئے دعا آج بھی ویسے ہی کرتا ہوں جیسے گزشتہ کئی سالوں سے کر رہا ہوں...." وہ چہرہ صاف کرتا کھڑا ہو گیا۔ "اب تو بس ایک ہی خواہش ہے.... آپ کو اپنے ساتھ دیکھنا۔ آپ کو اس نیند سے بیدار ہوتے دیکھنا۔ باقی دل میں حسرتیں ہیں جو میرے ساتھ قبر میں جائیں گیں۔" وہ سیاہ گلاسز آنکھوں پر لگاتا ایک الوداعی نگاہ ان پر ڈال رہا تھا۔ "جلدی سے ٹھیک ہو جائیں...." پر امید سا ہو کر کہتا زین اس کمرے سے باہر نکل گیا۔

~~~~~

موسم خراب ہونے کے باعث عنایہ آج جلدی گھر آگئی۔ وہ کچن میں کھڑی تھی۔ "زین کہاں ہو تم...." وہ بار بار زین کا نمبر ملارہی تھی جو مل نہیں رہا تھا۔ "مجھے اکیلے نہیں کھانے پکوڑے۔" وہ سامنے پڑی پلیٹ کو دیکھتی منہ بناتی ہوئی بولی۔ "اچھا تم یہاں ہو.... میں اوپر ڈھونڈ رہی تھی۔" صدف اسے دیکھتی ہوئی اندر آگئی۔ "ماما زارا نظر نہیں آرہی؟ اپنے بابا کے گھر گئی ہے کیا؟" وہ صدف کے مزاج سے بے خبر اپنی ہی دھن میں بول رہی تھی۔ "کیا کہا ہے تم نے رایان کو؟ بد تمیزی کی ہے تم نے اس کے ساتھ؟" صدف اس کی بازو دو جتی ہوئی غرائی۔ "ماما کیا ہو گیا ہے آپ کو؟" عنایہ اسے غضب ناک روپ میں دیکھ کر ششدر رہ گئی۔ "تم مجھے بتاؤ رایان

Kitab Nagri Special

سے کیا بدکلامی کی ہے تم نے جو وہ اتنا ناراض ہے؟" صدف کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ "میں نے کچھ نہیں کہا اسے.... اور پلیز خدا کے واسطے مجھے اس سب سے دور رکھیں۔"

وہ التجا کر رہی تھی۔ چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔ "وہ رشتہ کرنے سے انکار کر رہا ہے.... اب مجھے بتا دو کیا کہا ہے تم نے اسے؟" وہ کسی طور اسے بخشنے کے موڈ میں نہ تھی۔

"اگر نہیں کرتا رشتہ تو نہ کرے.... میں کوئی گری پڑی چیز نہیں ہوں جو آپ ایسے کر رہی ہیں۔" عنایہ نے صدف کا ہاتھ ہٹانا چاہا۔ "اگر رایان نے رشتہ نہ بھیجا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا.... تم اس سے معافی مانگو یا جیسے مرضی معذرت کرو.... مگر یہ ناراضگی دور کرو اس کی۔" وہ جھٹکے سے اسے دور کرتی ہوئی بولیں۔ "کس کی ناراضگی؟ کس بات کی معافی؟" یہ زین کی آواز تھی۔ صدف دانت پیستی ہوئی پلٹی۔ "کچھ خاص نہیں.... تم جاؤ فریش ہو جاؤ عنایہ نے پکوڑے بنا لیے ہیں تمہارے لئے۔" وہ جبراً مسکرائی۔ "کیا سب ٹھیک ہے؟" وہ صدف کے عقب سے نمودار ہوتا عنایہ کے سامنے آکا۔ "ہاں سب ٹھیک ہے.... تم بتاؤ اتنی دیر کہاں لگا دی؟ میں کب سے تمہیں فون کر رہی تھی...." عنایہ اس کا دھیان ہٹانے کی غرض سے بولی۔ "میں ٹریفک میں پھنس گیا تھا.... آپ بس پانچ منٹ دیں مجھے پھر باہر بیٹھ کر ایک ساتھ کھائیں گے۔" وہ گھڑی پر نظر ڈالتا ہوا بولا۔

باقی ان شاء اللہ آئندہ قسط میں